سلسلۂ مطبوعات
۲۹۵

مسلمان کی شانِ امتیازی

ایک اہم تبلیغی اجتماع سے خطاب

۱۳ / جون ۱۹۹۹ء بعد نماز مغرب

مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندوی

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام پوسٹ بکس ۱۱۹
ندوۃ العلماء لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

بار اوّل

۱۴۲۰ھ ——— ۱۹۹۹ء

کتابت ——— حفیظ الرحمٰن حامد

طباعت ——— کاکوری آفسٹ پریس لکھنؤ

صفحات ——— ۱۹

تعداد اشاعت ——— ایک ہزار

قیمت ——— =/۶

ناشر

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام پوسٹ بکس ۱۱۹ لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

زیر نظر تقریر حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی حسنی ندوی مدظلہ العالی کی ایک بہت اہم تقریر ہے جو انھوں نے ندوۃ العلماء کے میدان میں منعقد کیے گئے سہ روزہ تبلیغی اجتماع میں ۱۳ رجون ۱۹۹۹ء کو بعد مغرب کی، یہ اجتماع اصلاً مسلمانوں کو اپنی دینی اصلاح، عبادت، اتّباع سنّت، اور دین کی تبلیغ کے لیے گھر سے نکلنے پر راغب کرنے کے لیے تبلیغی مرکز کے مقررہ پروگرام کے تحت کیا گیا تھا لیکن مولانا مدظلہ نے اس موقع پر اسلام کے اجتماعی و اخلاقی تقاضوں اور اقدار کی

www.abulhasanalinadwi.org

طرف سے بے توجہی اور لاپرواہی کو دور کرنے، اسلام کا مخصوص صالح اور نافع کردار اختیار کرنے کی تلقین کی اور توجہ دلائی کہ مسلمانوں کے اسلامی برتاؤ اور انسانیت کی حامل زندگی کو ان میں نہ پاکر غیر مسلم اسلام کے متعلق اچھا اثر نہیں لیتے۔

دعوتی کام میں داعیوں کی اجتماعی اور اخلاقی خوبیوں کا پہلو بعض وقت دعوت کے مقصد کے حصول میں بہت کارگر ہوتا ہے، تاریخ میں مذہب اور مذہبی تعلیمات سے متأثر ہونے کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں کہ اچھے کردار و اخلاق کے مسلمانوں کو دیکھ کر دیکھنے والا اتنا متأثر ہوا کہ اس کی زندگی میں انقلاب آگیا اور تاریخ میں ایسے اسلام لانے والوں کا خاصا تذکرہ ملتا ہے جو مسلمان کا کیرکٹر اور کردار دیکھ کر مسلمان ہوئے۔

لہٰذا ضرورت ہے کہ اس پہلو کی طرف خصوصی توجہ کی جائے اور مسلمانوں کو تلقین کی جائے کہ وہ اپنی زندگیوں کو اپنے دین کے مطابق بنائیں اور اعلیٰ مثالیں پیش کریں تاکہ یہ بات خود دعوت و تبلیغ کا ذریعہ بنے جیساکہ عہد اوّل میں ہوا۔

اس لحاظ سے حضرت مولانا کی یہ تقریر بڑی اہمیت کی حامل تھی، اور اس کی اہمیت ہی کی بنا پر حضرت مولانا نے باوجود کمزوری صحت کے اپنے اوپر اس کا بار لیا اور ہمت سے کام لیا تاکہ یہ پہلو تشنہ نہ رہ جائے۔

مولانا مدظلہٗ نے یہ تقریر اپنی طویل علالت کے دوران ذمہ داران اجتماع کی خواہش وطلب پر اور اس کی ضرورت و اہمیت کا خود بھی اندازہ کرتے ہوئے کی اور اپنی کمزوری صحت معذوری اور صاحب فراش ہونے کے باوجود اس

www.abulhasanalinadwi.org

کا بوجھ لیا، جس کو سب نے قدر سے دیکھا اور محسوس کیا، اور تقریر کے مضمون کی اہمیت کو سراہا اور تبلیغی مقررین نے تو اپنی تقریروں میں جا بجا اس کے حوالے دیئے۔ اور ادھر توجہ دلائی۔

یہ تقریر دار العلوم ندوۃ العلماء کے ایک فرزند واستاد عزیز گرامی مولوی محمد رضوان ندوی صاحب نے (جو ابھی حال میں سڑک کے ایک حادثہ کے اثر سے لکھنؤ میں شہید ہو گئے) اپنی کوشش سے حاصل کی پھر اس کو اپنی صاحبزادی کے ذریعہ ضبط تحریر میں لائے، جو پہلے ندوۃ العلماء کے ترجمان "تعمیر حیات" کے شمارہ میں شائع ہوئی اور اب ایک مستقل رسالہ کی شکل میں شائع کی جارہی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولانا محمد رضوان ندوی مرحوم کے لیے جنھوں نے اپنی مختصر عمر میں[1] دین ومدارس دینی کی تقویت و واشاعت کے بہت سے کام انجام دیئے اور دین وعلم کے لیے ایک دردمند دل رکھتے تھے ان کے اس عمل کو ذریعہ رفع درجات وقبولیت بنائے اور جزائے خیر دے۔ آمین

محمد رابع حسنی ندوی
سکریٹری مجلس تحقیقات ونشریات اسلام
لکھنؤ

۲۲؍جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ
۳؍اکتوبر ۱۹۹۹ء
اتوار

---

[1] وفات کے وقت ان کی عمر ۴۴ سال تھی، جو ۲؍اکتوبر ۱۹۹۹ء کو ہوئی۔

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَعْد۔

میرے دوستو عزیزو! اور دور دور سے آئے ہوئے مہمانو! اور میرے محبوب و قابل قدر بھائیو!

پہلے تو میں آپ تمام لوگوں کو مبارک باد دیتا ہوں خاص طور پر انھیں جو یہاں اس بڑے تبلیغی و دعوتی اجتماع[1] کے ذمہ دار ہیں، کارکن اور داعی ہیں، کہ کتنی بڑی تعداد میں لوگ یہاں اکٹھے ہوئے، جن کا اتفاق ایک کلمہ پر ہے، ایک عقیدہ پر ہے، ایک مقصد پر ہے، اور ایک طرز پر ہے، یہ ایسا مجمع ہے کہ جو اگر بے ادبی

---

[1] یہ سہ روزہ تبلیغی اجتماع ۱۲ر۱۳ر۱۴ر جون ۱۹۹۹ء کو ندوۃ العلماء کے وسیع میدان میں منعقد ہوا۔
(ملاحظہ ہو کاروان زندگی ص ۲۵۷ تا ص ۲۶۴ حصہ ہفتم)

www.abulhasanalinadwi.org

اور گستاخی نہ ہو تو کہوں کہ عرفات و منیٰ کی یاد دلاتا ہے، اور اس سے بڑھ کر بلیغ تشبیہ نہیں ہو سکتی کہ اس مجمع کی تشبیہ عرفات و منیٰ سے دی جائے۔

میں کہوں گا کہ یہ کوئی اتفاقی واقعہ یا حادثہ نہیں ہے کہ اتنا بڑا مجمع جو کہ خاص مقصد لے کر جمع ہو، ایک فکر لے کر جمع ہو اور وہ دنیا میں انقلاب برپا کر دے، میں تاریخ کا ایک طالب علم ہوں اور تاریخ میرا خاص موضوع رہا ہے، اور پھر میں نے کئی زبانوں میں تاریخ پڑھی ہے، انگریزی میں پڑھی ہے، اردو و فارسی میں پڑھی ہے اور پڑھی ہی نہیں لکھی بھی ہے، میں کہتا ہوں کہ اتنا بڑا مجمع اگر ایک مقصد رکھنے والا ہو، اور وہ خلوص کے ساتھ جمع ہو، تو دنیا میں انقلاب آسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوٓا إِن تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۝

(سورہ الأنفال ـ ۲۹)

اس آیت کریمہ پر بہت کم لوگوں نے غور کیا ہوگا، یہ ایک سنسنی خیز، چونکا دینے والی، ہلا دینے والی اور انقلاب لے آنے والی آیت ہے، کہ اللہ تعالیٰ جو الٰہ العالمین ہے، رب العالمین ہے، خالق کائنات ہے، خالق جن و بشر ہے، کوئی چیز اس کے حکم کے بغیر پیش نہیں آسکتی، سلطنتوں میں انقلاب پیدا کرنے والا ہے، حالات میں تبدیلی لانے والا ہے، غلام کو آزاد کرنے والا ہے، اور آزاد کو غلام بنا دینے والا ہے، اور وہ جو "عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ" ہے، جو قادر مطلق ہے، جو قدیر برحق ہے جو الٰہ برحق ہے وہ کہتا ہے:۔

www.abulhasanalinadwi.org

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ۔ — کہ اے ایمان والو! اگر تم تقویٰ اختیار کروگے.....،

یہ "تقویٰ" کوئی معمولی لفظ نہیں ہے، کہ جو کم کھائے سادہ رہن سہن رکھے، یا کم گوہو بس کہہ دیا جائے کہ یہ متقی ہے، غیبت نہ کرے، چغلی نہ کھائے، جھوٹ نہ بولے، تو وہ متقی ہوگیا، "تقویٰ" صرف اسے نہیں کہتے، تقویٰ کا لفظ قرآن مجید کی اصطلاح میں بڑا جامع اور بہت وسیع لفظ ہے، انقلاب انگیز اور کایا پلٹ دینے والا لفظ ہے، یہاں "اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ" فرمایا گیا ہے، یہاں ڈرنے کے لیے خوف کا لفظ نہیں استعمال کیا گیا، "تقویٰ" میں عقائد بھی آجاتے ہیں، اعمال بھی آجاتے ہیں، مقاصد بھی آجاتے ہیں، طرز زندگی بھی آجاتا ہے، اخلاقیات بھی آجاتے ہیں، کہ اللہ سے ڈرنے والا ہو، شریعت پر چلنے والا ہو، اللہ ورسول کے احکام پر عمل کرنے والا ہو اور انسانیت کا بہی خواہ اور ہدایت کا داعی اور پاکباز ہو، جس کی نگاہیں نیچی، جس کی زبان محتاط، جس کا قلب دنیاوی مقاصد اور لالچ سے خالی ہو، اور اس کا دماغ برے منصوبوں سے پاک ہو، تو جب تقویٰ والی زندگی گزارنے والا یہ مسلمان جب بھی گزرے گا تو انگلیاں اٹھیں گی، کہ دیکھو! یہ مسلمان جارہا ہے، دیکھو! اللہ کا بندہ جارہا ہے، ایک امتیازی شان طاری ہوجائے گی، آگے اللہ فرماتا ہے۔

يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا۔ — کہ وہ تمہارے اندر ایک شانِ امتیازی پیدا فرمادے گا۔

میں "فرقان" کا ترجمہ "شان امتیازی" سے کررہا ہوں، فرقان کا لفظ اتنا بلیغ عمیم اور وسیع ہے، کہ اردو میں "فرقان" کا ترجمہ کرنا آسان نہیں جو لفظ قریب تر ہے

www.abulhasanalinadwi.org

وہ کہہ رہا ہو کہ وہ تمہارے اندر شان امتیازی پیدا کر دے گا، کہ انگلیاں اٹھیں گی، نگاہیں بلند ہوں گی، لوگ اشارے کریں گے، لوگوں کی بعض اوقات نیند اڑ جائے گی، بعض اوقات غفلت دور ہو جائے گی، کہ دیکھو! وہ مسلمان جا رہا ہے، وہ مسلمان گزر رہا ہے مسلمان کیسے پارسا اور کیسے پاکباز ہوتے ہیں، انسانیت اصل مسلمانوں میں ہے، یہ کسی غیر محرم پر نظر نہیں اٹھاتا، اور راستہ میں اگر کوئی چیز پڑی ہے، جس سے کوئی تکلیف ہو سکتی ہے، کسی کو ٹھوکر لگ سکتی ہے، تو اس کو ہٹا دینے والا ہے، لوگوں کو دھکّا دینے والا نہیں ہے، سہولت سے چلنے والا ہے، وقار کے ساتھ چلنے والا ہے، خیر خواہی اور ہمدردی کے ساتھ چلنے والا ہے۔

یہ تھے مسلمان جو گنے چنے کہیں پہنچ جاتے تھے، تو پورے پورے معاشرہ کو ماحول کو بدل ڈالتے تھے، پورے پورے شہر مسلمان ہو گئے، لوگوں کی غفلت خواہ کتنی ہی بڑھی ہوئی ہو، اور ان کے اندر کتنی ہی مال کی لالچ ہو، اور جمال کی لالچ ہو، حُبّ مال ہو، حبّ جمال ہو، کچھ ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر تأثر لینے اور تأثر دینے کا مادّہ پیدا کیا ہے، اور دنیا یہ جو چل رہی ہے اس میں اس کو بڑا دخل ہے۔

ذرا مجھے صفائی سے کہنے دیجئے کہ پتہ نہیں پھر یہ موقع آئے یا نہ آئے، ایسا بڑا مجمع جو اللہ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بات سننے کے لیے کہاں کہاں سے آیا ہے، اور تبلیغی اجتماع میں آیا ہے تو اس سے بہتر اور مناسب موقع اور کیا ہوگا، دنیا میں اثر قبول کرنے کا مادّہ ہے، اور یہی دنیا کے باقی رہنے کا راز ہے، کہ اس وقت تک اللہ تبارک وتعالیٰ جو کہ خالقِ کائنات ہے، وہ خوب جانتا

www.abulhasanalinadwi.org

ہے کہ ابھی انسان میں سبق لینے کی خاصیت موجود ہے، اور نیک بننے صحیح راستہ پر آنے کی خواہش ہے، آپ جب تبلیغ کا وسیع اور عالمگیر کام کریں گے، اصول پر چلیں گے، جماعتیں بنائیں گے، ملک بھر میں پھریں گے، اور الحمدللہ یہ کام تو اتنا پھیل چکا ہے کہ دنیا بھر میں جماعتیں جاتی ہیں اور نکلتی ہیں، آپ بھی انشاء اللہ نکلیں گے، اثر ڈال کر آئیے گا، متاثر ہو کے نہیں متاثر کر کے آئیے گا، کہ کایا پلٹ جائے اور انقلاب آجائے۔

ایک بات صفائی سے اور کہتا ہوں، بدگمانی نہیں کرتا، لیکن مجھے ڈر لگتا ہے کہ یہ شاید نہ کہی گئی ہو، کہ آپ جس ملک میں ہیں، جس سرزمین پر رہ رہے ہیں، اس میں آپ کو "شان امتیازی" کے ساتھ رہنا چاہیے، "فرقان" جسے کہتے ہیں، ایسی شان طاری ہونی چاہیئے، کہ لوگوں کے عقائد بدل جائیں، اخلاق بدل جائیں، نگاہیں بدل جائیں، احساسات بدل جائیں، کہ مسلمان اتنی بڑی تعداد میں اس ملک میں ہوں، اور وہ اثر ڈال نہ سکیں، اللہ عالم الغیب والشہادۃ ہے اور خالق فطرت ہے وہ فرما رہا ہے کہ:-

اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا ،،	کہ اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمہارے اندر امتیازی شان پیدا کر دے گا۔

ایسا حال طاری ہو جائے گا کہ دیکھتے ہی لوگوں کی اصلاح ہوگی، اور خدا کا خوف پیدا ہونے لگ جائے گا، آج ہمارے اندر قوت تاثیر کا جو فقدان ہے، یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ ہم نے "اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ" پر پورا عمل نہیں کیا،

www.abulhasanalinadwi.org

اگر "اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ" پر عمل ہو اور ہم خدا سے ڈریں، اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر اور ان کی لائی ہوئی شریعت پر عمل کریں، اور صرف عقائد ہی نہیں، ایمانیات ہی نہیں، جذبات و احساسات، معاملات و تعلقات، اخلاق و کردار، ان سب میں وہ فرق ہو جائے جو تم سے مطلوب ہے، پھر نتیجہ یہ ہوگا کہ انگلیاں اٹھیں گی، انگلیاں ہی نہیں قدم اٹھیں گے، اور زندگی کا رُخ بدل کر تمہاری طرف ہو جائے گا، اور لوگوں کو سنبھالنا مشکل ہو جائے گا، وہاں کی اکثریت کو اپنا سنبھالنا مشکل ہو جائے گا، ان کو تھامنا مشکل ہو جائے گا، کہ اسلام تیزی سے پھیلنے لگے گا، گھر گھر، چپہ چپہ، خدائے واحد کا نام لیا جائے گا، اور یہ نفس پرستی، جاہ پرستی، دولت پرستی، شہوت پرستی، منصب پرستی، سیاست پرستی، جس کی اس وقت وبا پھیلی ہوئی ہے، وہ وبا کم ہو جائے گی، اور لوگوں کو اپنے مقاصد کو اپنے اغراض کو اپنے مفادات کو تھامنا مشکل ہو جائے گا، کہ مسلمان اگر ہیں اور وہ اسلامی سیرت پر ہیں اور اسلامی عقیدہ پر ہیں، تو ان کے اثرات ایسے مرتب ہوں گے کہ سیاسی لیڈروں کو دانشوروں اور ادیبوں کو، قائدین کو، سماجی کارکنوں کو، اور دوسرے لوگوں کو تھامنا اور مشکل ہو جائے گا۔

آج ایسا دیکھنے کو کیوں نہیں مل رہا ہے، یہ اس لیے ہے کہ ہماری زندگی اسلامی سانچہ میں ڈھلی نہیں ہے، ہمارے عقائد بھی صحیح ہونے چاہئیں، ہمارے معاملات بھی صحیح ہونے چاہئیں، ہمارے "اہداف" اور زندگی کے نشانے بھی صحیح ہونے چاہئیں، اور مختلف ہونے چاہئیں، ممتاز ہونے چاہئیں، کہ یہاں راستہ میں سڑک و گلی میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے، جس سے لوگ ٹھوکر

www.abulhasanalinadwi.org

کھائیں، اور پہلے تو یہاں وہ چیز پڑی ہوئی تھی، جس سے ٹھوکر لگ سکتی تھی، وہ اب نہیں ہے، ضرور یہاں سے کوئی مسلمان گزرا ہے، اسی طرح کوئی مصیبت زدہ ہے، اور کوئی اس کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ کسی کو اس کی فکر نہیں، اگر توجہ کی یا فکر کی تو وہ مسلمان نے.... اور لوگ کہہ اٹھیں کہ ضرور اس کے پاس سے کوئی مسلمان گزرا ہے۔ مال کی محبت دوسروں کے مقابلہ ان میں بہت کم ہو، جو بعض اندر کی کمزوریاں اور خامیاں ہوتی ہیں، ان میں کھلا ہوا فرق ہونا چاہیئے، اور نفسانی خواہشات اور خود غرضی اور حرص و ہوس جیسی دوسری کمزوریوں میں بھی نمایاں فرق ہونا چاہیئے، بس یہ کہہ دینا کافی ہو کہ یہ مسلمان ہے۔

آپ تاریخ میں پڑھیں گے، تو معلوم ہوگا کہ ملک ملک میں انقلاب آگیا ہے، آپ خود خیال کیجئے، کہاں یہ جزیرۃ العرب جہاں سے اسلام نکلا، کہاں یورپ میں اسپین (اندلس) کا ملک جہاں لاکھوں کے حساب میں لوگ اسلام میں داخل ہوئے، اور پھر جہاں کی زبان تک عربی ہوگئی، اور پورا کا پورا ملک مسلمانوں کے ہاتھوں میں آگیا، اس طرح کہاں جزیرۃ العرب اور کہاں ترکی، کہاں جزیرۃ العرب اور کہاں الجزائر اور مغرب اقصیٰ (مراکش)، ہم نے ان میں اکثر ممالک دیکھے ہیں، ایک اسپین (SPAIN) کے سوا کہ جہاں باقاعدہ اس کی کوشش کی گئی کہ نہ یہاں مسلمان باقی رہیں اور نہ ان کا کوئی اثر باقی رہنے دیا جائے، اس میں خود مسلمانوں کی غلطی کو بھی دخل تھا، باقی آج تک ان دوسرے ملکوں میں اسلام باقی ہے، اور اسپین میں بھی اسلام کے پھیلنے کی خبریں آرہی ہیں، آپ زمینی مسافت دیکھیں، زمانی مسافت دیکھیں، زبان کا فرق دیکھیں، تربیت کا فرق دیکھیں تو زمین و آسمان کا فرق ہے، لیکن پورے پورے ملک مسلمان جو ہوئے تو یہ مسلمانوں کے اخلاق کی وجہ سے، تبلیغ و دعوت

www.abulhasanalinadwi.org

کی وجہ سے، تربیت کی وجہ سے عملی نمونہ پیش کرنے کی وجہ سے۔ حیرت ہوتی ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں اس ملک میں مسلمان آباد ہیں اور وہ اثر نہ ڈال سکیں، ہم تو اس مجمع کو کہتے ہیں جو بات سن رہا ہے کہ یہی کافی ہے، ہاں اگر سچے مسلمان بن جائیں اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے لگ جائیں۔

اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَکُمْ فُرْقَانًا" — کہ اگر تم تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ تمہارے اندر شانِ امتیازی پیدا فرما دے گا۔

اور فرماتا ہے:۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا[1] — کہ میں تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر چکا ہوں، اور تم پر اپنی نعمت تمام کر چکا ہوں، اور اسلام کو تمہارے لیے بطور دین کے پسند کر چکا ہوں۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا — اے وہ لوگو! جو ایمان لے آئے

اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ — ہو داخل ہو جاؤ اسلام میں

---

[1] سورۃ المائدہ — ۳

www.abulhasanalinadwi.org

كَآفَّةً ۪ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ [1]

پورے کے پورے اور شیطان کے پیچھے نہ چلو، وہ تو تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔

اس آیت کریمہ میں "کافّۃً" فرمایا گیا ہے، یہ بڑا جامع لفظ ہے، اس "کافۃ" میں سب آگیا ہے، "کافۃً" عملی طور پر بھی، اعتقادی طور پر بھی، اخلاقی طور پر بھی اجتماعی طور پر بھی، قانونی طور پر بھی، جو لوگ عربی زبان جانتے ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں کہ "کافۃً" کا کلمہ کتنا مضبوط ہے، کتنا وسیع ہے، کتنا حاوی ہے، یہ حاوی اور شامل ہے، داخل ہونے والوں پر بھی اور اُس پر بھی جس میں داخل ہوا جائے، سَو فیصدی مسلمان سو فیصدی اسلام میں داخل ہو جاؤ، اس میں نہ کوئی تناسب ہے کہ سّتر فیصدی مسلمان، اسّی فیصدی مسلمان، ایسا کچھ نہیں بلکہ تمام مسلمان پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جائیں، توارث (ترکہ کی تقسیم) ایسی ہونی چاہیئے، واجبات و فرائض پورے ادا ہونے چاہئیں، ماں باپ کا جو حق ہے وہ، مرد و زن کا جو حق ہے وہ، بیوی کا شوہر پر، شوہر کا بیوی پر جو حق ہے وہ، پڑوسی کا جو حق ہے وہ، محلّہ والوں کا جو حق ہے وہ، شہریوں کا جو حق ہے وہ، ملک والوں کا، وطن والوں کا جو حق ہے وہ، سب پورے اور صحیح صحیح ادا ہونے چاہئیں۔

یہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ اسلام میں (اللہ کے سامنے سر جھکا دینے

---

[1] سورۃ البقرہ — ۲۰۸

www.abulhasanalinadwi.org

میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ، اور یہ وہی فرما بھی سکتا ہے، کہ وہ عالم الغیب ہے، اور سب کا پیدا کرنے والا اور ہر چیز کا بنانے والا ہے، اور سبھی کچھ اس کے قبضۂ قدرت میں ہے، جب "اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً" فرمادیا تو بظاہر پھر "وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطٰنِ" کہنے کی ضرورت نہیں تھی، لیکن اس نے ضرورت سمجھی اور وضاحت کی کہ پورے کے پورے اسلام میں داخل ہونے کے ساتھ اس بات کا خیال رہے کہ شیطان کی پیروی نہ ہونے پائے، اس کے نقش قدم پر نہ چل پڑا جائے، شیطان کے نقش قدم پر چلنا نہیں ہے بلکہ تمہارے لیے اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ، کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں پورا نمونہ موجود ہے۔

بس یہاں سے یہ عہد کر کے جائیے کہ ایسی زندگی اختیار کریں گے کہ صرف گھر ہی نہیں، پورا ماحول، پورا معاشرہ، آس پاس کا قرب وجوار، پورا شہر، سب کا سب متأثر ہو، اور سبھی پر اثر ہو، لوگ کہیں کہ مسلمان کی زندگی کچھ اور ہوتی ہے، جہاں لوگ گر جاتے ہیں، اور جہاں لوگ ٹھوکر کھاتے ہیں، وہاں یہ ثابت قدم رہتا ہے، جہاں دوسرے ضمیر فروشی کرتے ہیں، وہاں یہ مسلمان بکتا نہیں اور اسے کوئی خرید نہیں سکتا، نہ حکومتیں اس کو خرید سکتی ہیں، نہ سیاسی ادارے، اور نہ ہی سیاسی پارٹیاں، نہ دولت منداس کو خرید سکتے ہیں، اور نہ کوئی حسن وجمال اور نہ ہی عزت وکمال، کوئی اسے خرید نہیں سکتا، یہ بس ایک مرتبہ بک

www.abulhasanalinadwi.org

گئے، ان کا پیدا کرنے والا ان کو خرید چکا، جس نے ان کو دین کی نعمتیں عطا کی ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ	کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان
الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ	کے جان و مال کو خرید لیا ہے
بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ ط [1]	جنّت کے عوض میں۔

اب اس کے بعد نہ کوئی طاقت نہ کوئی منفعت اور کوئی بھی ان کو خرید نہیں سکتا، یہ کیرکٹر ہونا چاہیئے مسلمانوں کا، اگر آج یہ ہوتا تو پورا ملک مسلمانوں سے محبّت کرنے والا، اُن کے لیے جان دینے والا، اور اسلام سے پورا فائدہ اٹھانے والا ہو جاتا، اور جہاں کہیں ایسا ہوا، اسی طرح ہوا، کہ لوگوں نے مان لیا کہ ان کا دین سچّا ہے، ان کے یہاں اصول پسندی ہے، خدا ترسی ہے، ان میں آخرت شناسی ہے، حقیقت شناسی ہے، اور آج جو اسلام باقی ہے، ہمارے ہی ملک میں نہیں، ساری دنیا میں جو باقی ہے، اس میں بہت بڑا دخل اسلام کے نمونہ کو ہی ہے، ایک فرد چلا گیا ایک ایک کونہ میں ہزاروں لاکھوں لوگ مسلمان ہو گئے، دور نہ جایئے ہندوستان ہی کو لے لیجئے، کہ حضرت خواجہ معین الدّین چشتی اجمیر (راجستھان) آئے اور لاکھوں کی تعداد میں لوگ مسلمان ہوئے ہیں[2] اسی طریقہ سے امیر کبیر سیّد علی ہمدانی کشمیر گئے اور وہاں کی اکثریت نے اسلام

---

[1] سورۃ التوبہ ۱۱۱

[2] بعض تاریخی کتابوں میں نوّے ۹۰ لاکھ اور ایک کروڑ تک یہ تعداد بتائی گئی ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

قبول کیا، ایسے ہی کس کس کا نام لیا جائے کہ ایک دو گئے انھوں نے کچھ لوگ تیار کیے اور پھر اس طرح پھیلنے لگا کہ گھر گھر محلہ محلہ پھیلا۔[1]

بس ہمیں اپنی زندگی ایسی بنالینی چاہیئے کہ "یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا" والی صورت پیدا ہو جائے کہ خدا شانِ امتیازی پیدا کر دے گا، انگلیاں اٹھیں گی، کان کھڑے ہوں گے، آنکھیں کھلیں گی، اشارے ہوں گے، اس سے بڑھ کر کہ لوگ قدموں پر گریں گے، کہ یہ مسلمان ہیں، اس کے عقائد یہ ہیں، اس کے احوال یہ ہیں، اس کے اخلاق یہ ہیں اس کے جذبات یہ ہیں، اس کے احساسات یہ ہیں، اس کی خواہشات یہ ہیں، اس کے معیار یہ ہیں، یہ ہونا چاہیئے یہ پیغام لے کر یہاں سے جائیے۔

مزید اس وقت کچھ کہنے کی ضرورت نہیں سمجھتا، جماعت تبلیغ کے جو اصول ہیں، بنیادی نکات ہیں، اس پر بھی کچھ کہنا نہیں کہ اس پر بہت کہا جا چکا ہے اور جو رہ گیا ہوگا وہ بھی کہہ دیا جائے گا، ہم نے وہیں سے سیکھا ہے، آپ بھی وہیں سے سیکھ رہے ہیں، لیکن یہ بات کبھی نہ بھولئے گا، بلکہ اس کو اپنی گرہ میں باندھ لیجئے، کہ آپ کی زندگی میں ایک امتیاز ہونا چاہیئے، ایک کھلا ہوا فرق ہونا چاہیئے، جس کے لیے قرآن حکیم کے لفظ سے بڑھ کر کوئی دوسرا بلیغ لفظ ہو ہی نہیں سکتا،

---

[1] اس سلسلہ میں حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء دعوت و جہاد کی خدمات ناقابل فراموش ہیں کہ جہاں سے ان کا گزر ہو گیا وہاں ایمان کی لہر دوڑ گئی اور اسلام کا نور پھیل گیا، (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو راقم کی کتاب "سیرت سید احمد شہیدؒ" اول دوم اور "جب ایمان کی بادِ بہاری چلی"۔

www.abulhasanalinadwi.org

وہ ہے "فرقان" کہ آپ کی زندگی میں ایک فرقان ہونا چاہیئے، جو دیکھے کہے کہ یہ مسلمان ہے، یہ مسلمان کا کام نہیں، صدہا نہیں ہزار ہا واقعات ہیں تاریخ میں، کہ مسلمانوں نے وہ کیا جو کوئی نہیں کرسکتا تھا، کہ ایسی بھی کوئی قربانی ہوسکتی ہے، ایسی بھی کوئی ہمت کرسکتا ہے، ایسا بھی کوئی ایثار کرسکتا ہے، لیکن مسلمان نے کیا، تاریخ میں سب موجود ہے، یہ ریکارڈ ہے جو ہسٹری (تاریخ) میں محفوظ ہے، مسلمانوں کے مابہ الامتیاز بلکہ ممتاز اور معیاری طرز عمل سے لوگ ہزار ہا ہزار کی تعداد میں مسلمان ہوئے ہیں، تاریخ میں آپ پڑھیں مسلمان نے فتح پانے کے باوجود کیسے رحم کا سلوک کیا، کیسی انسانی ہمدردی کا مظاہرہ کیا، کہ لوگ جوق در جوق مسلمان ہونا شروع ہو گئے، اور انھوں نے کہا کہ ہم کو مسلمان کرلیجئے، جو لڑنے آئے تھے وہ قدموں پر گرے اور اسلام قبول کیا۔

بھئی! آج ہندوستان میں محض ہمارے اوپر دین اور اسلام کا حق ہی نہیں ملک و وطن کا حق بھی ہے، یہ بہرحال ہمارا وطن ہے، اللہ نے ہم کو یہاں پیدا کیا، اور ہمارے لیے اس سرزمین کا انتخاب کیا، اس کا بھی حق ہے، آدمی کو اپنے گھر سے محبت ہوتی ہے، یہ ہمارا گھر ہے، اس میں ہمیں ایسا طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے کہ لوگوں کی اصلاح ہو، بلکہ زندگیوں میں انقلاب آجائے، یہ ظلم و اندھیر جو ساری دنیا میں تو ہو ہی رہا ہے کبھی کبھی ہمارے ملک میں بھی ہو جاتا ہے، بند ہو، کبھی سیاست کے راستہ سے، کبھی حکومت و اقتدار کے راستہ سے کبھی مقصد و مفاد کے لحاظ سے یہ سب بند ہو، انصاف پھیلے اور خدا کا خوف عام ہو، لوگوں میں ایک خداترسی پیدا ہو، خدا کا خوف پیدا ہو، انسانیت کا احترام پیدا ہو۔

www.abulhasanalinadwi.org

یہاں مجھے صرف یہی کہنا ہے اور اسی پر بات ختم کرنی ہے کہ آپ یہاں سے یہ عہد و بیان کرکے جائیے اور جانے سے پہلے یہ طے کرلیں، اور تہیہ کرلیں کہ ہم کو اب اپنی زندگی ایسی بنانی ہے کہ نگاہیں اٹھیں، انگلیاں اٹھیں بلکہ قدم اٹھیں کہ ان کی طرف چلو! ان سے سیکھو اور ان سے فائدہ اٹھاؤ، تب جاکر انشاء اللہ یہ روبیہ ہمارا ہر طرح سے انقلاب انگیز ہوگا، ہر طرح سے مبارک ہوگا، وہ یوں بھی مبارک ہے، اور نہایت مبارک ہے، یہ معمولی بات نہیں ہے، کہ اللہ کے نام پر اور دین کی دعوت پر اتنی بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوجائیں، ہم اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں، اور فخر کرتے ہیں، دار العلوم ندوۃ العلماء کے بانیوں کی روح خوش ہو رہی ہوگی کہ آج یہاں اتنا بڑا اجتماع ہو رہا ہے، لیکن اس کے ساتھ اس کی بڑی ضرورت ہے کہ آپ کی زندگیوں میں انقلاب آئے، اور یہ انقلاب لازم نہ ہو بلکہ متعدی ہو، کہ دیکھ کر کے لوگ متأثر ہوں عقائد کے اعتبار سے بھی اخلاق کے اعتبار سے بھی، اعمال کے اعتبار سے بھی، معاملات کے اعتبار سے بھی، ارادوں کے اعتبار سے بھی، اور کوششوں کے اعتبار سے بھی، اور ہر طرح سے آپ کی زندگی سب کے لیے مشعل راہ بنے، اور دعوت اسلام کا کام دے، مقناطیس کا کام دے، اور مقناطیس کی حیثیت ہی کیا ہے، اگر وہ لوہے کو کھینچ سکتا ہے، تو کیا مسلمان کسی قوم کو کسی آبادی کو کھینچ نہیں سکتا، سیکڑوں مقناطیس ایک مسلمان کے ایمان پر فدا ہیں، اگر مسلمان میں اتنی طاقت نہیں، ان میں مقناطیسیت نہیں تو ہونی چاہیے، مقناطیسیت بھی ضروری ہے، جاذبیت ہونی چاہیے، اللہ ہمیں اور آپ کو توفیق دے۔ آمین

---

www.abulhasanalinadwi.org

www.abulhasanalinadwi.org